سعودی عرب کی خدمات

مملکت سعودی عرب وہ بابرکت خطہ ہے جہاں بیت اللہ جیسا مقدس ترین مقام موجود ہے جو تمام الہامی و غیر الہامی مذہب کیلئے یکساں احترام اور تقدیس کے لائق ہے۔ سب سے پہلے فرشتوں نے اس کی تعمیر اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی۔ پھر مختلف انبیاء و حکام نے وقتاً فوقتاً اس کی تعمیر میں حصہ لیا۔ جن میں حضرت آدم، حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام جیسے جلیل القدر انبیاء شامل ہیں۔ اس کے بعد مختلف اوقات میں اب تک اسے گیارہ مرتبہ تعمیر کیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد سعودی حکومت کی جانب سے توسیع و تعمیر کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس مرحلہ کو مسجد حرام کی تعمیر و توسیع کا ایک عظیم مرحلہ مانا جاتا ہے، اس میں قدیم عمارت کی اصلاح کے ساتھ ساتھ توسیع اور جدید تعمیر بھی عمل میں آئی۔ سعودی عہد کی تعمیر و توسیع کا سلسلہ سب سے پہلے شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کے حکم سے انیس سو چھپن میں شروع ہوا۔ اس تعمیر کے نتیجے میں مسجد حرام کا رقبہ چھ گنا بڑھ گیا۔ خادم الحرمین شاہ فہد بن عبدالعزیز کے دور حکومت میں بیت اللہ شریف کی توسیع کا سب سے بڑا مرحلہ انیس سو اٹھاسی میں شروع ہو کر انیس سو تیرانوے میں مکمل ہوا۔ مسجد الحرام میں موجودہ توسیع منصوبے کے تحت اسی ارب ریال خرچ کر کے اردگرد موجود ہوٹل اور مکانات خریدے گئے ہیں۔ اس تعمیر کے نتیجے میں مسجد کے رقبے میں چار لاکھ مربع میٹر کا اضافہ ہوگا جبکہ نمازیوں کی گنجائش باون لاکھ ہو جائے گی۔ اس مقصد کیلئے چار سو ہوٹلز اور پینتیس سو سے زائد مکانات کو مسمار کیا گیا ہے۔ معذور اور عمر رسیدہ افراد کے طواف کیلئے الگ انتظام کیا گیا ہے۔ سعودی عرب کی جانب سے بیت اللہ شریف کے غلاف کو تیار کرنے کیلئے بھی خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں۔ اسی طرح بیت اللہ شریف کے سامنے مکہ کلاک ٹاور کے نام سے ایک عظیم الشان عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ دوسری جانب سعودی حکومت کی طرف سے حج کے انتظامات اور حاجیوں کی خدمت کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ سڑکوں، پلوں، رہائش گاہوں، ذرائع آمدورفت اور ارکانِ حج کی ادائیگی میں ہر سہولت کی فراہمی کو ممکن اور روز بروز معیاری بنایا جا رہا ہے۔ سعودی ہوائی اڈوں پر حجاج کی آمدورفت کے مراحل کو بخیر و خوبی بغیر کسی رکاوٹ کے پایہ تکمیل تک پہنچانا اور مکہ جیسے شہر میں مقامی رہائشی

لوگوں کے ساتھ ساتھ بیرون ملک سے آنے والے لاکھوں انسانوں کے جم غفیر کی محدود وقت، محدود جگہوں میں رہائش، کھانے پینے اور نقل وحرکت کو کنٹرول کرنا سعودی حکومت کا عظیم کارنامہ ہے۔ منیٰ میں کنکریاں مارنے کے دوران متعدد بار حادثات پیش آئے جس سے ہزاروں حجاج جاں بحق ہوئے، چنانچہ اب جمرات کو پانچ منزلہ کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے یہ حادثات رک گئے ہیں۔ خیموں کو آگ لگنے کے واقعات بھی ہو جاتے جس سے جانی اور مالی نقصان ہوتا، سعودی حکومت کی طرف سے فائر پروف خیمے نصب کرنے کے بعد یہ مسئلہ بھی حل کر دیا گیا۔ احتیاط کے پیش نظر اب بھی فائر بریگیڈ کا عملہ گاڑیوں، چھوٹی کشتیوں اور مکمل سازوسامان کے ساتھ حج کے دوران مستعد نظر آتا ہے۔ شاہ فہد قرآن کمپلیکس بھی دنیا کا ایک اسلامی عجوبہ ہے جو قرآن کی نشرواشاعت کا بڑا اور مؤثر ذریعہ ہے۔ اس کی تعمیر پر کروڑوں ریال صرف کئے گئے۔ سالانہ لاکھوں کے حساب سے سادہ اور درجنوں مختلف زبانوں میں ترجمہ شدہ قرآن مجید مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔ ہر سال حجاج کو جو قرآن مجید سعودی حکومت کی طرف سے تحفہ میں دیے جاتے ہیں وہ بھی اسی کمپلیکس کے شائع شدہ ہیں۔ مختلف قراء کرام کی آوازوں میں قرآن کریم کی تلاوت ریکارڈ کر کے مفت تقسیم کی جاتی ہے، اسی طرح خدمت قرآن کا یہ عدیم المثال منصوبہ مسلسل مصروف عمل ہے۔ اسلامی تعلیم کی ترویج کیلئے سعودی حکومت نے ملک کے اندر جامعات، کالجوں اور سکولوں کا جال بچھایا ہوا ہے جہاں اندرون و بیرون ممالک سے طلبا مفت تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ سعودی عرب کی جانب سے خواتین کی سب سے بڑی یونیورسٹی بھی بنائی گئی ہے۔ سعودی عرب کا قومی دن ہر سال تئیس ستمبر کو منایا جاتا ہے۔

امن عامہ کے اعتبار سے سعودی عرب دنیا کے تمام ممالک میں امتیازی مقام رکھتا ہے۔ چوری، ڈکیتی، لوٹ مار اور قتل وغارت نہ ہونے کے برابر ہے۔ دیگر ممالک میں جس قدر روزانہ جرائم کے واقعات رونما ہوتے ہیں، وہاں اس قدر سالوں میں بھی وقوع پذیر نہیں ہوتے۔ اس کا سبب قانون کی حکمرانی، حدود اللہ کا نفاذ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نظام اور سعودی فورسز کی مستعدی ہے۔ نماز کے اوقات میں لوگ دوکانیں کھلی چھوڑ کر مساجد کا رخ کرتے ہیں۔ لوگ ہزاروں میل کا سفر بے خوف وخطر کر لیتے ہیں، انہیں چوری کا ڈر ہوتا ہے نہ عدم تحفظ کی پریشانی، بلکہ اللہ پر یقین کے بعد سعودی حکومت کے حفاظتی انتظامات کی بدولت عوام الناس بلاخوف وخطر عازم سفر ہوتے ہیں اور الحمدللہ عافیت کے ساتھ اپنی منزل تک پہنچتے

کی بدولت عوام الناس بلاخوف وخطر عازم سفر ہوتے ہیں اور الحمدللہ عافیت کے ساتھ اپنی منزل تک پہنچتے ہیں۔اگر کوئی شخص جرم کرتا ہے تو اسے شرعی قوانین کے مطابق سزا دی جاتی ہے اور سزا دینے سے پہلے لوگوں میں منادی کر کے انہیں جمع کیا جاتا ہے تاکہ اس مجرم کو دیگر کیلئے عبرت بنا دیا جائے۔اگر جرم کر کے کوئی شخص بھاگ جائے یا روپوش ہو جائے تو سعودی فورسز مسلسل مجرم کی تلاش میں رہتی ہیں تا آنکہ یہ قانون کے کٹہرے میں آجائے۔امن وامان کی یہ مثالی صورت حال شریعت اسلامی کی بدولت ہے۔

مملکت سعودی عرب معدنی ذخائر سے مالا مال ہے، تیل اور دیگر معدنیات کی یہاں بہتات ہے۔ بلا ریب دیگر معدنی ذخائر تیل کے مقابلے میں نسبتاً کم اہمیت کے حامل ہیں تاہم ان کی تلاش وجستجو کے کام کو مملکت کے ترجیحی منصوبوں میں خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ ملک کے اقتصادی منصوبوں پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے تاکہ یہ منصوبے ملک کی اقتصادی اہمیت کے حامل قدرتی وسائل کی ترقی کی بنیاد بن سکیں، اس ضمن میں سعودی حکومت گاہے بہ گاہے متعدد اقدامات کرتی رہتی ہے مثلاً کانوں کی تلاش، معدنی ذخائر کے علاقوں کی نشاندہی اور ان کی ترقی وغیرہ۔اس طرح کے منصوبے معدنی ذخائر مملکت کی آمدنی کا اضافی ذریعہ ہی نہیں بلکہ برآمدات میں اضافہ اور تنوع کا باعث بھی ہیں، مزید برآں یہ ذخائر مملکت میں صنعتی ترقی کیلئے نت نئے مواقع فراہم کرتے ہیں جن کی بدولت کان کنی کی سرگرمیاں اور اس کے متعلق صنعتوں میں سرمایہ کاری کے فروغ میں کافی مدد مل رہی ہے۔

مشرقی علاقے میں پٹرول کے ذخائر وسیع مقدار میں موجود ہیں جو پٹرول کے عالمی ذخائر کا چوتھائی محفوظ حصہ ہیں۔ایک اندازے کے مطابق یہ مقدار ۳۱۵ بلین بیرل ہے، قدرتی گیس کے محفوظ ذخائر ۲۵۳ ٹریلین مکعب فٹ ہیں، اس کے علاوہ مملکت کی دیگر اہم معدنیات نمک، میگنیشیم، سونا اور تانبا وغیرہ ہیں جو مختلف علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ امریکہ، یورپ وایشیا کی بڑی بڑی جامعات میں مختلف ناموں سے چیئرز قائم کی ہوئی ہیں جن کے ذریعے مؤثر انداز سے دین اسلام کی ترویج واشاعت کا کام جاری ہے۔

دنیا کا شاید ہی کوئی ملک ہو جہاں سعودی حکومت کا قائم کردہ اسلامی مرکز نہ ہو۔عالم اسلام میں سعودی حکومت کی قائم کردہ مساجد و مدارس کا بچھا ہوا جال ان کی اسلام کے ساتھ وابستگی کا بین ثبوت ہے۔دنیا کے ہر خطے میں سعودی جامعات کے فاضلین کی کثیر تعداد دیکھی جاسکتی ہے۔سعودی حکومت کے خرچ پر دنیا کے مختلف

ممالک میں دعوت کا کام کرنے والے مبعوثین (مقرر کردہ علماء) کی تعداد ہزاروں سے بڑھ کر ہے۔

قربانی کے گوشت کو محفوظ کرنا بھی سعودی حکومت کا ایک عظیم منصوبہ ہے، اس سے قبل اکثر و بیشتر گوشت ضائع ہو جاتا تھا، اب مختلف اداروں اور بینکوں کے ذریعے حجاج کی طرف سے قربانی کے جانور ذبح کرنے کیلئے بڑے بڑے پلانٹ نصب کیئے گئے ہیں۔ جہاں قربانی کے جانور ذبح کرنے سے لے کر پیکنگ تک اور پیکنگ سے لے کر فریز کرنے تک کا اعلیٰ انتظام ہے۔ اس فریز کیے ہوئے گوشت کو افریقہ اور ایشیاء کے مختلف علاقوں کے ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اس کی تقسیم ایام تشریق کے دوران ہی شروع ہو جاتی ہے۔ مکہ مکرمہ میں کھانے پینے کی اشیاء وافر مقدار میں مل جاتی ہیں ورنہ تیس لاکھ افراد کی جملہ ضروریات کو پورا کرنا بجائے خود ایک مشکل امر ہے لیکن سعودی حکومت اس کام کو بھی بخوبی سرانجام دیتی ہے۔ حجاج سے کبھی یہ شکایت نہیں سنی گئی کہ اشیاء ضروریہ کی قلت ہوگئی ہو یا دوران حج مہنگی کر دی گئی ہوں۔ بلکہ حکومت کی طرف سے اور بعض دیگر اداروں کی طرف سے کھانے پینے کی اشیاء کی مفت فراہمی کا انتظام بھی ہوتا ہے۔ عرفات میں صرف ایک دن حجاج کرام کا پڑاؤ ہوتا ہے اور وہاں پر بھی زندگی کی ہر ضرورت، کھانے پینے کی چیزوں سے لے کر مواصلات، پانی، بجلی، فائر بریگیڈ، دینی راہنمائی کے مراکز حتیٰ کہ بیماروں کیلئے اعلیٰ مشینری اور مکمل عملے سمیت، ہسپتال اور طبی مراکز کا جال موجود ہوتا ہے۔ فضا میں گرمی کی حدت کو کم کرنے کیلئے درختوں کے علاوہ ایسے فواروں کا انتظام کیا گیا ہے جو ہلکی فوار کے ذریعے ماحول کو ٹھنڈا کرتے ہیں۔ حج ختم ہونے کے ساتھ ہی اگلے حج کی تیاری شروع ہو جاتی ہے اور رواں حج میں جو کمی یا خامی نظر آتی ہے آئندہ سال اس کو ختم کرنے کا کام شروع کر دیا جاتا ہے۔

اندرون ملک عوام الناس کیلئے مواصلات، اشیاء خورد و نوش، علاج معالجہ، تعلیم و تربیت اور دیگر اعلیٰ معیار کی سہولیات موجود ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ دنیا میں بالعموم اور عالم اسلام میں بالخصوص مصیبت زدہ اور پریشان حال لوگوں کی اخلاقی اور مالی امداد تو گویا سعودی حکومت کا نصب العین ہے۔ سعودی ثقافت کی بنیاد دین اسلام ہے اسلام کے دو مقدس ترین مقامات مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سعودی عرب میں موجود ہیں۔ ہر روز دنیا بھر کے مسلمان 5 مرتبہ مکہ مکرمہ میں قائم خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ سعودی عرب میں ہفتہ وار تعطیل جمعہ کو ہوتی ہے۔ قرآن مجید سعودی عرب کا آئین اور شریعت اسلامی عدالتی نظام کی بنیاد ہے۔